

11981- نماز استخارہ

سوال

میں نماز استخارہ کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں، مثلاً اس میں تلاوت کیا کروں، اور کونسی دعاء کروں، رکعات کی تعداد کتنی ہے اور اس کا اجر و ثواب کیا ہے؟ اور کیا حنبلی، اور شافعی اور حنفی مسلک میں نماز کا یہی طریقہ ہے؟

پسندیدہ جواب

مشمولات

- نماز استخارہ کی تعریف :
- نماز استخارہ کا حکم :
- نماز استخارہ کی مشروعیت کی حکمت :
- استخارہ کا سبب :
- استخارہ کب کیا جائے؟
- استخارہ کرنے سے قبل مشورہ کرنا :
- نماز استخارہ میں کیا پڑھا جائے گا :
- دعاء استخارہ پڑھنے کی جگہ :

اگر کوئی شخص کوئی کام کرنا چاہے اور وہ اس میں متردد ہو تو اس کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استخارہ مشروع کی ہے اور یہ سنت ہے، نماز استخارہ کے متعلق ان سطور میں درج ذیل آٹھ نقاط میں بحث کی جائے گی :

1- نماز استخارہ کی تعریف.

2- نماز استخارہ کا حکم

3- اس کی مشروعیت کی حکمت کیا ہے.

4- نماز استخارہ کا سبب کیا ہے.

5- استخارہ کب کیا جائے گا.

6- استخارہ کرنے سے قبل مشورہ کرنا.

نماز استخارہ کی مشروعیت کی حکمت :

استخارہ کی مشروعیت میں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سر خم تسلیم کیا جائے، اور طاقت و قدرت سے منگل کر اللہ تعالیٰ کی طرف التجا کی جائے، تاکہ وہ دنیا و آخرت کی خیر و بجلانی جمع کر دے، اور اس کے لیے اس مالک الملک سبحانہ و تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت ہے، اور اس کے لیے نماز اور دعاء سے بڑھ کر کوئی چیز بہتر اور کامیاب نہیں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس کی ثناء اور اس کی طرف قوی اور حالی طور پر محتاجگی ہے، اور پھر استخارہ کرنے کے بعد اس کے ذہن میں جو آئے وہ اس کام کو سرانجام دے۔

استخارہ کا سبب :

(جن میں استخارہ کیا جاتا ہے) اس کا سبب یہ ہے کہ : مذاہب اربعہ اس پر متفق ہیں کہ استخارہ ان امور میں ہوگا جن میں بندے کو درست چیز کا علم نہ ہو، لیکن جو چیزیں خیر اور شر میں معروف ہیں اور ان کے اچھے اور برے ہونے کا علم ہے مثلاً عبادات، اور نیکی کے کام اور برائی اور منکرات والے کام تو ان کاموں کے لیے استخارہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

لیکن اگر وہ خصوصاً وقت کے متعلق مثلاً دشمن یافتہ کے احتمال کی صورت میں اس سال حج پر جائے یا نہ اور حج میں کس کی رفاقت اختیار کرے تو اس کے لیے استخارہ ہو سکتا ہے۔

تو اس بنا پر کسی واجب، یا حرام یا مکروہ کام میں استخارہ نہیں کیا جائے گا، بلکہ استخارہ تو مندوب اور جائز اور مباح کاموں میں کیا جائے گا اور پھر مندوب کام کے اصل کے لیے استخارہ نہیں کیونکہ وہ کام تو اصل میں مندوب ہے بلکہ استخارہ اس وقت ہوگا جب تعارض ہو، یعنی جب اس کے پاس دو کاموں میں تعارض پیدا ہو جائے کہ وہ کونسے کام سے ابتداء کرے یا دونوں میں سے پہلے کام کونسا کرے؟ لیکن مباح کام کے اصل میں بھی استخارہ کیا جاسکتا ہے۔

استخارہ کب کیا جائے؟

استخارہ اس وقت کیا جائے جب استخارہ کرنے والا شخص خالی الذہن ہو اور کسی معین کام کو سرانجام دینے کا عزم نہ رکھے، کیونکہ حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

"جب اسے کوئی کام درپیش ہو" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ استخارہ اس وقت ہوگا جب ابھی اس کے دل میں کوئی کام آیا ہو، تو پھر نماز اور دعاء استخارہ کی برکت سے اس کے لیے اس کام کی بہتری ظاہر ہوگی۔

مخلاف اس کے کہ جب اس کے نزدیک کوئی کام کرنا ممکن ہو اور وہ اسے سرانجام دینے پر پختہ عزم اور ارادہ کر چکا ہو، تو پھر وہ اپنے میلان اور محبت کی طرف ہی جائے گا، تو اس سے خدشہ ہے کہ اس کے میلان اور پر عزم کے غلبہ کی بنا پر اس سے بہتری کی راہنمائی مخفی رہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ حدیث میں ہم یعنی درپیش سے مراد عزم ہو کیونکہ ذہن ثابت اور ایک پر نہیں ٹھرتا، تو وہ ایسا ہی نہیں رہے گا الا یہ کہ جب اسے سرانجام دینے کا عزم رکھنے والا شخص بغیر کسی میلان کے سرانجام دے، وگرنہ اگر وہ ہر حالت اور ذہن میں استخارہ کرے گا تو پھر وہ ایسے کاموں میں بھی استخارہ کرنا پھرے گا جس کا کوئی فائدہ نہیں تو اس طرح وہ وقت کے ضیاع کا باعث ہوگا۔

استخارہ کرنے سے قبل مشورہ کرنا :

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

استخارہ کرنے سے قبل کسی ناصح اور شفیقت اور تجربہ کار اور دینی اور معلوماتی طور پر با اعتماد شخص سے اس کام میں مشورہ کرنا مستحب ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿أَوْرِعَالِي فِي ان سِوَرِه كُرُو﴾۔

اور مشورہ کرنے کے بعد جب اسے یہ ظاہر ہو کہ اس کام میں مصلحت ہے تو پھر وہ اس کام میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے۔

ابن حجر اللہیتمی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

حتیٰ کہ تعارض کے وقت بھی (یعنی پہلے مشورہ کرے) کیونکہ مشورہ دینے والے کے قول پر اطمینان نفس سے زیادہ قوی ہے، کیونکہ نفس پر نصیب غالب ہوتے اور ذہن بکھرا ہوتا ہے، لیکن اگر اس کا نفس مطمئن اور سچا ارادہ رکھتا ہو اور خالی الذہن ہو تو پھر استخارہ کو مقدم کرے۔

نماز استخارہ میں کیا پڑھا جائے گا :

- نماز استخارہ میں قرآت کے متعلق تین قسم کی آراء ہیں :

الاحناف، مالکی اور شافعی حضرات کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں "قل یا ایہا الکافرون" اور دوسری رکعت میں "قل هو اللہ احد" پڑھی جائے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس پر تعلق ذکر کرتے ہوئے کہا ہے :

ان دونوں سورتوں کو پڑھنا اس لیے مناسب ہے کہ یہ نماز ایسی ہے جس سے رغبت میں اخلاص اور صدق اور اللہ تعالیٰ کے سپرد اور اپنی عاجزی کا اظہار ہے، اور انہوں اس کی بھی اجازت دی ہے کہ : ان سورتوں کے بعد قرآن مجید کی وہ آیات بھی پڑھی جائیں جن میں خیر و بھلائی اور بہتری کا ذکر ہے۔

ب بعض سلف حضرات نے مستحسن قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ نماز استخارہ کی پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیات تلاوت کی جائیں :

﴿وَرَبِّكَ مَخْلُقٌ مَا يَشَاءُ وَنَحْنُ عُمَّارٌ﴾۔

اور تیسرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا اور اختیار کرتا ہے۔

﴿مَا كَانَ لَنُحْمٍ أَلْحِقَهُ مَجْمَانِ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾۔

ان کے لیے کوئی اختار نہیں اللہ تعالیٰ پاک اور بلند و بالا ہے اس چیز سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

﴿وَرَبِّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْتَدُونَ﴾۔

اور تیسرا رب جانتا ہے جسے ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔

﴿وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ الَّذِي الْأُولَى وَالْآخِرَةُ وَهُوَ الْعَلِيمُ وَالنَّاطِقُ وَالْمُتَكَلِّمُ وَالْمُبِينُ﴾۔

اور وہ ہی اللہ ہے، اس کے علاوہ کوئی اور معبود برحق نہیں، پہلے اور آخر میں اسی کی تعریفات ہیں، اور اسی کے لیے حکم ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔
اور دوسری رکعت میں یہ آیات پڑھے :

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُمْؤِمَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَنْجُوْنَ أَمْرًا مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا﴾.

جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی امر میں فیصلہ کر دیں کو کسی مومن مرد اور مومن عورت کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمان کرے گا وہ واضح گمراہی میں جا پڑا۔

ج لیکن خابله اور بعض دوسرے فقہاء نے نماز استخارہ میں معین قرأت کرنے کا نہیں کہا۔

دعاء استخارہ پڑھنے کی جگہ :

احناف، مالکی، شافعی اور خابله حضرات کا کہنا ہے کہ :

استخارہ کی دعاء دو رکعت کے بعد پڑھی جائیگی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ حدیث کی نص کے موافق بھی یہی ہے۔

دیکھیں : الموسوۃ الفقیہیہ (241/3)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا کہنا ہے :

دعائے استخارہ کے متعلق مسئلہ :

کیا دعاء نماز میں مانگی جائیگی یا کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد؟

جواب :

نماز استخارہ اور دوسری نماز میں سلام سے قبل دعاء کرنی جائز ہے، اور سلام کے بعد بھی، اور سلام پھیرنے سے قبل دعاء کرنی افضل ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ کی اکثر دعائیں سلام پھیرنے سے قبل ہوا کرتی تھیں اور سلام سے قبل نمازی نماز سے فارغ نہیں ہوتا تو یہ بہتر ہے۔

دیکھیں : فتاویٰ الکبریٰ (265/2)۔

واللہ اعلم۔